سلسلہ اشاعت ۲

فرض نمازوں کا سلام پھیرنے کے بعد

استغفار

اور

دعائے سلامتی

مُرتّب

ابو طیّب نقشبندی

شعبہ نشر و اشاعت

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ

نور آباد فتح گڑھ سیالکوٹ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

ذِکرِ الٰہی کثرت سے کرنا دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کی کنجی ہے۔ قرآن پاک میں کثرتِ ذکر کی بار بار تاکید کی گئی ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں ذکرِ الٰہی کے فضائل و برکات بہت زیادہ مذکور ہیں۔ اس مختصر مضمون میں آیاتِ قرآنی اور احادیث کو بیان کرنے کی گنجائش نہیں، اس وقت صرف پانچ فرض نمازوں کے بعد استغفار اور مختصر دعا کا بیان کرنا پیشِ نظر ہے رب کریم نے توفیق عطا فرمائی تو پھر کسی وقت ذکرِ الٰہی کے فضائل تحریر کئے جائیں گے۔

اللہ کا ذکر کرنے کے بارے میں ایک ضروری اور اہم بنیادی بات ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا وہ ذکر جو قرآن و سُنّت اور ائمہ دین کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہو وہی اللہ کو پسند ہے اور اس ہی ذکر سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاذۡکُرُوۡہُ کَمَا ھَدٰکُمۡ[1] (اور اسکا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی) اس حکمِ ربانی سے معلوم ہوا کہ ذکرِ الٰہی اس طرح کرنا چاہیے جس طرح اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمائی ہے، تعلیمِ ربّانی کے مطابق ذکرِ خدا کا عملی نمونہ دیکھنا ہو تو ربُّ العالمین کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ ذکر اور نورانی سنّت کو دیکھو اگر ہمارا ذکرِ الٰہی کرنا حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی شریعت کے مطابق ہوگا تو رب کے ہاں مقبول و منظور ہوگا۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ حضور سیدالمرسلین اور حبیبِ کبریا ہیں اور حبیبِ خدا کی ہر ادا اور طریقہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول اور پسندیدہ ہے، صرف یادِ خدا کی بات نہیں بلکہ مومن کا ہر عمل جو اتباعِ حبیب اور خلوصِ نیّت پر مبنی ہوگا وہ ضرور منظورِ نظر ہوگا۔

حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے صرف عمل کی مقبولیت تک رحمتِ خداوندی محدود نہیں رہتی بلکہ حضورِ اکرم کا متبع ربُّ العالمین کا محبوب اور پیارا بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ[2]

---

[1] سورہ بقرہ، آیت ۱۹۸۔ [2] سورہ آل عمران، آیت ۳۱۔

Marfat.com

آپ کہہ دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو پھر اللہ تم سے پیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب کی کامل اتباع کی توفیق عنایت فرمائے۔

دوسری بات ذکر اللہ کے متعلق یہ پیشِ نظر رکھنی چاہیئے کہ جس اوقات اور مقامات میں جو جو ذکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں وہاں وہی ذکر اور طریقہ اختیار کریں گے۔ تو قبولیت کی سند ہو گی ورنہ معلوم نہیں کہ طریقہ محبوبِ خدا ترک کرنے کی وجہ سے وہ ذکر و عبادت مقبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ بعض صورتوں میں تو شریعتِ پاک کا مقرر اور متعیّن طریقہ چھوڑنے کی وجہ سے آدمی صرف اجر و ثواب سے محروم نہیں ہوتا بلکہ سخت گناہگار بھی ہوتا ہے۔ مثلاً دیکھیے اگر کوئی شخص پانچ وقت کی فرض نمازیں جو ذکرِ خدا کا جامع اور خاص طریقہ ہے ان کو ترک کر کے کسی اور طریقہ سے خدا کا ذکر کرتا رہے اسے ثواب کی بجائے گناہ ہو گا۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ فرض ترک کرنے والے کی نفلی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح سنّت ذکر کو چھوڑ کر اس کی جگہ کوئی دوسرا ذکر کرے تو پھر بھی ناجائز ہے اور ایسا کرنیوالا تارکِ سنّت ہے۔ مثلاً اذان کے کلمات کو بدل دینا یعنی اذان کے کلمات چھوڑ کر سُبْحَانَ اللّٰہِ وغیرہ کہنا۔

اسی طرح تیسرے درجے میں وہ اذکار ہیں جو کسی وقت اور مقام میں حضورؐ سے ثابت ہیں لیکن سنّتِ مؤکدہ نہیں ہیں ان کی جگہ کوئی اور ذکر کرنا سُنّت کے ثواب سے محرومی تو اس صورت میں بھی ہے۔ خواہ ذکر کا ثواب مِل جائے۔ وہ سُنّت کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت مجدد الف ثانی کا ارشاد ہے: اتباعِ سُنّت کی نیّت سے دوپہر کے وقت آرام کرنا یا سونا اس وقت نفل ہو رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

استغفار اور دُعائے سلامتی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے آزاد کردہ غلام ہیں؛ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم (فرض نماز کا) سلام پھیرتے تو تین بار استغفار کرتے اور پھر کہتے:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ[1] (اے اللہ تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے، تو بابرکت ہے اور کرامت والا ہے)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لمعات شرح مشکاۃ میں امام نووی رحمۃ اللہ کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے کہ سلام کے بعد سب مسنون وظیفوں میں پہلے استغفار پڑھنا چاہیئے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں دو باب باندھ کر نماز کے سلام کے بعد استغفار کی سُنت کو واضح کر دیا ہے، باب[1] کے الفاظ ہیں: باب الاستغفار بعد التسلیم (سلام کے بعد استغفار کا بیان) اور باب[2] ہے۔ الذکر بعد الاستغفار (استغفار کے بعد ذکر)۔

قطب ربانی جانشین مجدد الف ثانی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ النورانی نے اذکارِ معصومیہ میں استغفار کو ہی سلام کے بعد پہلا وظیفہ تحریر فرمایا ہے۔

مُسلم شریف میں مندرجہ بالا حدیثِ ثوبان کے بعد مذکور ہے کہ امام اوزاعی سے دریافت کیا گیا کہ استغفار کس طرح پڑھا جائے؟ انہوں نے فرمایا: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہو۔ مذکورہ حدیث کی شرح میں شیخ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

بعض سلف سے اس کی تفسیر یہی منقول ہے، اور بعض روایات میں آیا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تین بار یہ پڑھتے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

---

[1] مشکاۃ باب الذکر بعد الصلاۃ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ نے فتاویٰ رضویہ (۳/۱۰۳، ۱۰۴) میں تحریر کیا ہے کہ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام احمد دارمی، بزار، طبرانی، ابن السنی (دس محدثین) نے روایت کیا ہے۔ ان کے علاوہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں (۲/۳۶۲) اور ابن عوانہ نے مسند (۲/۲۴۲) میں بھی اس کو روایت کیا ہے (مرتب)

Marfat.com

وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور (کائنات کو) قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں) پھر بعد استغفار یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (ترجمہ اشعۃ اللمعات ۲/۲۹۵، ۲۹۶)

شیخ محقق دہلوی اور حضرت ملا علی قاری رحمہما اللہ نے فرمایا کہ اس دُعا میں جو الفاظ عام طور پر وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ وغیرہ زیادہ پڑھے جاتے ہیں وہ حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ بعض واعظوں کا اضافہ ہے۔

شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ نے جو استغفار درج کیا ہے۔ اسے امام ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۱۲۵ میں ذکر کیا ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس طرح استغفار کرنے والے کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ (کافروں سے جہاد کرتے ہوئے) میدانِ جنگ سے بھاگا ہو۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ نے بھی عمل الیوم واللیلہ میں اسی استغفار کو پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔

مجمع الزوائد (۱۰/۱۰۷) میں امام ابن حجر ہیتمی نے اور امام دمیاطی نے المتجر الرابح حدیث نمبر ۱۳۳۵ میں یہی حدیث ذکر کی ہے جس کو امام طبرانی نے معجم اوسط اور صغیر میں چند الفاظ کے اختلاف سے روایت کیا ہے،

اس میں استغفار کے الفاظ ہیں، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ باقی ساری حدیث اسی طرح ہے۔ جیسے اوپر بیان ہو چکا۔ بہرحال شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ کامل استغفار و توبہ کے الفاظ کو اختیار کیا جائے اور ان کو ہر فرض نماز کے بعد تین بار پڑھا جائے۔ تو بہت فائدے ہیں۔ گو اس استغفار سے بھی سُنّت

ادا ہو جائے گی۔

۱۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت پر عمل ہونا جو صحیح حدیثِ ثوبان رضی اللہ عنہ پر عمل ہوا۔

۲۔ دوسری حدیث براء بن عاذب پر بھی عمل ہو گیا۔

۳۔ کلمہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بھی اس میں شامل ہے۔ وہ بھی تین بار پڑھا گیا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے دو اسم پاک بھی اس میں موجود ہیں جن کو بعض عُلماء نے اسمِ اعظم کہا ہے یعنی اَلْحَیُّ ، اَلْقَیُّوْمُ۔

۵۔ آخر میں توبہ کے الفاظ بھی مذکور ہیں لہذا استغفار کے ساتھ توبہ بھی ہوئی۔

۶۔ نماز کی ادائیگی میں ظاہری اور باطنی جو کوتاہی ہوئی ہے۔ استغفار کی وجہ سے اس کی معافی کی بڑی امید ہے۔ کیونکہ استغفار کرنے میں اپنے قصور کا اعتراف اور مغفرت کی دُعا ہے حقیقت یہی ہے کہ ہم ایسی نماز پڑھنے کی قوت نہیں رکھتے۔ جو اللہ تعالے کی شان کے لائق ہو اور جس سے معبودِ حقیقی کی عبادت کا حق ادا ہو سکے۔ لہذا نماز کے بعد استغفار کرنا بہت ہی مناسب ہے۔

عظیم محدّث و عارف حضرت مُلا علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے حدیثِ ثوبان کی شرح کرتے ہوئے مرقاۃ شرح مشکاۃ میں اس طرف اشارہ کیا ہے

یہ تو حضور حبیبِ خُدا صلے اللہ علیہ وسلّم کی اس پیاری سنّت کا مختصر بیان تھا۔ محدثین اور عارفین کی زبانی، اب آیئے فقہائے احناف کی خدمت میں کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔

۱۔ فقہ حنفیہ کی مستند و مشہور کتاب الدرالمختار میں سلام کے بعد

Marfat.com

استغفار کو مستحب لکھا ہے۔

۲، ۳۔ مشہور حنفی فقیہ صاحب نور الایضاح نے مراقی الفلاح میں مجمع الروایات کے حوالے سے حدیث ثوبان اور حدیث براء بن عازب بیان کر کے اس سنّت کی اہمیت کی طرف عاشقانِ مصطفٰےؐ کو متوجہ کیا ہے۔

۴۔ فتاویٰ رضویہ (۳/ ۱۰۳، ۱۰۴) میں ایک طویل فارسی فتویٰ نماز کے بعد دعا کے ثبوت میں موجود ہے جس میں پہلی حدیث ثوبان تحریر کر کے اس سنّت کی طرف رہنمائی کی ہے۔

۵۔ بہارِ شریعت میں بھی سلام کے بعد پہلا وظیفہ استغفار کو ہی بیان کیا ہے۔ جس مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر عمل کرنے کا شوق اور محبّت ہے اس کے لئے حدیثِ پاک اور اتنے علماءِ اُمت کی تصریحات بہت کافی ہیں۔ باقی رہا معاملہ ضد اور ہٹ دھرمی کا تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ وہ تو اس شعر کا مصداق ہے ؎

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

اگر فرض نمازوں کے علاوہ نفل نماز کے بعد بھی استغفار پڑھا جائے تو یہ بھی پسندیدہ ہے۔ اسلئے کہ امام طبرانی نے کتاب الدعاء (۳/ ۱۶۲۷) میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے پھر کھڑا ہو کر دو یا چار رکعت فرض یا نفل پڑھے اور اس میں رکوع و سجدہ اچھی طرح سکون سے کرے پھر استغفار کرے تو اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے بھی اپنی مسند (۶/ ۴۵۰) میں روایت کیا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

Marfat.com

دعوتِ خیر

مدینۃ العلم دار العلوم مجددیہ کی عمارت اور اسکے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ آپ ان دونوں نیک کاموں میں مندرجہ ذیل طریقوں سے تعاون کر سکتے ہیں۔

- عطیات اور ماہانہ، سہ ماہی یا ششماہی چندہ کی صورت میں بھی مسجد و مدرسہ کے لیے آپ عطیات جمع کروا سکتے ہیں۔ آپ کے ارشاد کے مطابق ہمارا آدمی خود جاکر چندہ وصول کر لیا کرے گا۔
- زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و خیرات اور قربانی کی کھالوں سے دار العلوم کے طلبہ کی مدد کر سکتے ہیں تاکہ طلبہ آسانی سے دینی تعلیم حاصل کر سکیں۔
- ہمارے اشاعتی پروگرام میں تعاون فرمائیں تاکہ آپکی طرف سے یا آپ کے مرحومین (فوت شدہ بزرگوں) کی طرف سے صدقہ جاریہ ہو سکے۔ یا کسی پمفلٹ کی مخصوص تعداد اصل لاگت سے خرید کر بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔
- مسجد و مدرسہ کی عمارت کا کچھ حصّہ اپنے ذمہ لے کر تعمیر کرا دیں یا عمارتی سامان کا عطیہ دیکر اپنے لیے صدقہ جاریہ قائم فرمائیں!
- دار العلوم کی لائبریری میں کتابوں کا عطیہ بھی آپ دے سکتے ہیں۔

Marfat.com